Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۲۹۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳/۷۸ جمعرات ۱۹/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۷ اخاء ۱۳۷۲ھش ' ۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۲۴

بنی نوع انسان کی خدمت کرنا فرض ہے

خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ پیار چاہتا ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گزرے۔ اب دنیا کو یہ پیار و محبت یہ عزت و احترام یہ دکھ درد کا مداوا اور یہ سکون اور آرام کی زندگی صرف حضرت محمد ﷺ کی پیروی ہی میں بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں، مگر اس کی پروا کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۴)

تکالیف سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انسان متقی ہو جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یاد رکھو کہ دنیا کی تکلیفوں سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان متقی ہو جائے۔ بہت نادان ہے وہ شخص جو فروع کی طرف دوڑتا ہے اور اصول کو ترک کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک گلاس پانی کا ہو تو وہ پیاس کے خطرہ سے مطمئن نہیں ہو سکتا کیونکہ اس گلاس کے پی لینے کے بعد جب اسے پیاس لگے گی تو اس کے پاس کچھ نہ ہو گا۔ پس اس کے پیاس سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے کہ کنوئیں کے پاس چلا جائے۔ پھر اسے پیاس کا کوئی ڈر نہیں رہے گا۔ دیکھو جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے والا انسان پانی کی دور دور تلاش کرتا رہتا ہے۔ اور بڑی تکلیف اٹھاتا ہے۔ لیکن جن شہروں میں لوگوں کے گھروں میں نلکے لگے ہوتے ہیں یا کنوئیں موجود ہوتے ہیں۔ ان کو پانی کے حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ پس دانا انسان کا کام یہ ہے کہ بجائے پانی کا ایک گلاس اپنے پاس رکھنے کے چشمہ کو تلاش کر کے اس کے پاس بیٹھے بجائے ایک دو پھلوں کے تلاش کرنے کے پھلدار درخت کی تلاش کرے۔ لوگ سکھ اور آرام حاصل کرنے لئے مختلف تدبیریں کرتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہے۔ کوئی دولت جمع کرتا ہے۔ کوئی عزت حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے کوئی ہنر سیکھتا ہے اور کوئی کسی اور طریقہ سے آرام حاصل کرنا چاہتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ دنیا کے سکھ اور دکھ ہزاروں قسم کے ہیں ان کے لئے انسان اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک انسان ایک ہنر اور پیشہ اس لئے سیکھتا ہے کہ میں اس کی وجہ سے تکالیف سے بچ جاؤں گا۔ لیکن کل اس پیشہ میں مرور زمانہ کی وجہ سے کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ چلتا نہیں مثلاً پہلے زمانہ میں کپڑا بننے کا ہنر سیکھا جاتا تھا جو بہت عمدہ بھی تھا لیکن اب مشینوں کے نکل آنے کی وجہ سے وہ باطل ہو گیا ہے۔ اور ہندوستان کے لاکھوں جولاہوں کا کام رک گیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ مشینوں کا مقابلہ جولاہے کہاں کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دیکھو طب ایک ایسا پیشہ تھا جس کے بدلنے کا کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ مگر اب اس میں بھی نقص پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان میں یونانی طب تھی۔ جب اس سے بڑھ کر ڈاکٹری آ گئی تو اب اسے کوئی پوچھتا بھی نہیں اور وہی طبیب جن کے دروازے پر ہاتھی جھوما کرتے تھے اب کھانے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو آج انسان کوئی تدبیر نکالتا ہے کل اس سے بڑھ کر تدبیر نکل کر پہلی کو بے کار کر دیتی ہے۔ یہی حال مصیبتوں اور تکلیفوں کا ہے۔

(از خطبہ ۱۹/مارچ ۱۹۱۵ء)

درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا بیٹا محمد منور جو بیلجئم میں ہے کچھ عرصہ سے ڈیپریشن اور ذہنی عوارض میں مبتلا ہے بعض اوقات حالت تشویش ناک ہو جاتی ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ

مکرم میاں شریف احمد صاحب ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جو قریباً ۲۵ دن سے علیل تھے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ پانچ اکتوبر ۹۳ء کی صبح پونے چار بجے وفات پا گئے ہیں۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے)۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پیار و محبت رکھنے والے جوشیلے و فدائی احمدی تھے جنازہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی احمدیہ بیت الذکر میں ادا کیا گیا اور وہاں کے مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت ربوہ ایک ہفتہ سے بخار اور معدہ میں السر کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل انٹرنیشنل لندن کا اجراء

○ "حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اور حضور ایدہ اللہ کی رہنمائی میں اخبار الفضل انٹرنیشنل کا لندن سے اجراء ہو چکا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ / اخاء ۲ ۱۳۷ھش ۷ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

علم- عمل اور دعوت عمل

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں اول وہ تکمیل علمی کرتے ہیں اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملتا ہے تو پھر وہ بخل نہیں کرتے بلکہ (نیک باتوں کی نصیحت کرتے ہیں) پر عمل کرتے ہیں لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں جو انہوں نے پایا ہے اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی بھی دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے"۔

حضرت اقدس۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کے اس ارشاد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سب سے پہلے انسان کا فرض یہ ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور علم سے مراد صرف کتابی علم نہیں بلکہ ہر چیز کے متعلق اور ہر قسم کا علم حاصل کرے اور صرف علم کی ابتدا تک ہی نہ رہے بلکہ اس کی تکمیل کرے۔ تکمیل کرنے میں یہ راز مضمر ہے کہ وہ ہمیشہ علم حاصل کرتا رہے کسی سطح پر بھی اس کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اسے مزید علم کی ضرورت نہیں۔ جس طرح کون و مکاں وسیع ہیں اسی طرح ہر بات کے متعلق علم بھی وسیع ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ بیکراں ہے۔ یہ ایسا سمندر ہے۔ جس کا کوئی کنارہ ہی نہیں۔

تکمیل علم کا مرحلہ طے کرتے ہوئے اسے علم کے پھیلانے کا بھی احساس رہنا چاہئے۔ وہ علم کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ اپنا علم تقسیم کرے اور یہی وہ عمل ہے جس سے نہ صرف انسان خود آگے بڑھتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے اور معاشرہ کو بہتر سے بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔

اس ارشاد میں یہ حقیقت بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ جیسے علم روشنی ہے اسی طرح انسان کا عمل بھی روشنی ہے اور در حقیقت دوسرے لوگ عمل ہی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ علم سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور عمل کو دیکھ کر عمل کی توفیق ملتی ہے۔ اور عمل ہی انسانی ترقی کی کلید ہے۔

پس اس ارشاد میں علم حاصل کرنے۔ کمال تک حاصل کرنے۔ علم پر عمل کرنے اور علم اور عمل سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا ذکر ہے۔ اور یہ باتیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

جب تک دم ہے تب تک غم ہے
غم تو سانسوں میں بھی ضم ہے
زہر کو ترشی میں مت ڈھونڈو
میٹھی باتوں میں بھی سم ہے

ابو الاقبال

نہ یہ گوہروں کی دنیا نہ یہ اختروں کی دنیا
مرے دل کے ٹکڑے اڑ کر بنی آنسوؤں کی دنیا

مجھے حکم دے دیا ہے کہ اسے حرم بنا دے
مرے چار سُو بچھا کر یہ صنم کدوں کی دنیا

تو سنا رہا ہے واعظ کسے خلد کی بشارت
نہیں میرے وہم میں بھی کہیں راحتوں کی دنیا

نہ یہاں ہوا زمیں کی نہ فضا ہے آسماں کی
کہ جدا ہے دو جہاں سے ترے بیخودوں کی دنیا

نہ میں دل کا ساز چھیڑوں نہ میں غم کا گیت گاؤں
مرے تیرے درمیاں گر نہ ہو منظروں کی دنیا

یہ نسیم ہے کہ غم کا بہتا ہے ایک دریا
یہ گلاب و لالہ ہیں کہ ہے جراحتوں کی دنیا

روشن دین تنویر

خزاں رسیدہ درختوں کے زرد پتوں سے
چُرا گیا ہے نگاہیں بہار کا موسم
تمام عمر تری رہگذر پہ بیٹھے رہے
تمام عمر رہا انتظار کا موسم

منیرہ ظہور

بفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو! ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان جنگ ہے جو (-----) سے لڑی جانے والی ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرلیں گے جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے بہر حال ہو کر رہنا ہے"
(وکیل المال اول تحریک جدید- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

لجنہ کالم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلامی لشکر تہران کے ساتھ ٹکر لے رہا تھا۔ کہ بادشاہ کو خیال آیا کہ یہ عرب ایک غریب ملک کے رہنے والے بھوکے ننگے لوگ ہیں۔ اگر ان کو انعام کے طور پر کچھ روپیہ دے دیا جائے تو ممکن ہے یہ لوگ واپس چلے جائیں۔ اور لڑائی کا خیال ترک کردیں۔ چنانچہ اس نے مسلمانوں کے کمانڈر ان چیف کو کہلا بھیجا کہ اپنے چند آدمی میرے پاس بجھوا دیئے جائیں۔ میں ان سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جب وہ ملنے کے لئے آئے تو اس وقت بادشاہ بھی اپنے دارالخلافہ سے نکل کر کچھ دور آگے آیا ہوا تھا۔ اور عیش اور تنعم کا ہر قسم کا سامان اس کے ساتھ تھا نہایت قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے۔ نہایت اعلیٰ درجے کے کاؤچ اور کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا کہ مسلمان سپاہی آ پہنچے۔ سپاہیوں کے پاؤں میں آدھے چھلے ہوئے چمڑے کی جوتیاں تھیں جو مٹی سے اٹی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے جس وقت وہ دروازے پر پہنچے۔ چوبدار نے آواز دی کہ بادشاہ سلامت کی حضوری میں تم حاضر ہوتے ہو۔ اپنے آپ کو ٹھیک کرو پھر اس نے مسلمان افسر سے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ کس قسم کے قیمتی قالین بچھے ہوئے ہیں تم نے اپنے ہاتھوں میں نیزے اٹھائے ہوئے ہیں ان نیزوں سمیت قالینوں پر گزرو گے تو ان کو نقصان پہنچے گا۔ اس مسلمان افسر نے کہا تمہارے بادشاہ نے ہمیں بلایا ہے ہم اپنی مرضی سے اس سے ملنے کے لئے نہیں آئے۔ اگر ملنے کی احتیاج ہے تو اس کو ہے۔ ہمیں نہیں اسے اگر اپنے قالینوں کا خیال ہے تو اسے کہہ دو کہ وہ اپنے قالین اٹھالے ہم جوتیاں اتارنے یا نیزے اپنے ہاتھ سے رکھنے کے لئے تیار نہیں اس نے بہتیرا پروٹسٹ کیا اور کہا کہ اندر قیمتی فرش ہے جوتیاں اتار دو اور نیزے رکھ دو۔ مگر انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے ہم کو بلایا ہے ہم اپنی مرضی سے اسے ملنے کے لئے نہیں آئے۔ غرض اسی حالت میں وہ اندر پہنچے وہاں تو بڑے سے بڑا جرنیل اور وزیر بھی زمین بوس ہوتا۔ اور بادشاہ کے سامنے سجدہ کرتا تھا۔ مگر یہ تنی ہوئی چھاتیوں اور اٹھی ہوئی گردنوں کے ساتھ وہاں پہنچے بادشاہ کو سلام کیا اور پھر اس سے پوچھا کہ بادشاہ تم نے ہمیں کیوں بلایا ہے۔ بادشاہ نے کہا تمہارا ملک نہایت جاہل پست درماندہ اور مالی تنگی کا شکار ہے اور پھر عرب وہ قوم ہے جو گوہ تک (ایک ادنیٰ جانور ہے) کھاتی ہے وہ عمدہ کھانوں سے ناآشنا ہے عمدہ لباس سے ناآشنا ہے اور بھوک اور افلاس نے اسے پریشان کر رکھا ہے معلوم ہوتا ہے اس تنگی اور قحط کی وجہ سے تمہارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ہم دوسروں ملکوں میں جائیں اور ان کو لوٹیں۔ میں تمہارے سامنے تمہاری اس تکلیف کو دیکھتے ہوئے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ تمہارا جتنا لشکر ہے اس میں سے ہر سپاہی کو میں ایک ایک اشرفی اور ہر افسر کو دو دو اشرفیاں دے دوں گا۔ تم یہ روپیہ لو اور اپنے ملک میں واپس چلے جاؤ۔ مسلمان کمانڈر نے کہا اے بادشاہ یہ بھی تم کہتے ہو کہ ہماری قوم گوہ تک کھانے والی تھی اور ہم غربت اور ناداری میں اپنے ایام بسر کر رہے تھے یہ بالکل درست ہے ایسا ہی تھا مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ نے ہم میں اپنا رسول ﷺ بھیجا اور اس نے ہمیں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ اور ہم نے اسے قبول کرلیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم روپوؤں کے لئے نکلے ہیں۔ مگر ہم روپوؤں کے لئے نہیں نکلے۔ تمہاری قوم نے ہم سے جنگ شروع کی ہے۔ اور اب ہماری تلواریں تبھی میان میں جائیں گی جب یا تو کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ گے اور یا پھر مسلمانوں کے باجگزار ہو جاؤ گے۔ ایران کا بادشاہ اپنے آپ کو نصف دنیا کا بادشاہ سمجھتا تھا وہ اس جواب کو برداشت نہ کر سکا۔ اسے غصہ آیا اس نے چوبدار سے کہا جاؤ اور ایک بوری میں مٹی ڈال کر لے آؤ۔ وہ بوری میں مٹی ڈال کر لے آیا تو اس نے کہا یہ بوری اس مسلمان کے سر پر رکھ دو۔ اور اسے کہہ دو کہ میں تمہارے سروں پر خاک ڈالتا ہوں اور سوائے اس مٹی کے تمہیں کچھ اور دینے کے لئے تیار نہیں وہ مسلمان افسر جس کی گردن ایران کے بادشاہ کے سامنے نہیں جھکی تھی۔ اس موقعہ پر اس نے فوراً اپنی گردن جھکا دی پیٹھ پر بوری رکھی اور اپنے ساتھیوں سے کہا آ جاؤ بادشاہ نے خود ایران کی زمین ہمارے سپرد کر دی ہے۔ مشرک تو وہمی ہوتا ہے بادشاہ نے یہ سنا تو اس کے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان لوگوں کو جلدی پکڑو۔ مگر وہ اس وقت تک دور نکل چکے تھے انہوں نے کہا اب یہ پکڑی جانے والی مخلوق نہیں ہے پھر وہی بادشاہ جس نے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے سروں پر خاک ڈالتا ہوں وہ میدان چھوڑ کر بھاگا پھر ملک چھوڑ کر بھاگا اور شمالی پہاڑوں میں جا کر پناہ گزیں ہو گیا۔ اور اس کے قلعے اور محلات اور خزانے سارے کے سارے مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ... وہ غریب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو رسول کریم ﷺ کی مجالس میں سارا دن بیٹھے رہنے کے خیال سے کوئی گزارے کی صورت نہیں پیدا کرتا تھا۔ اور جسے بعض دفعہ کئی کئی دن کے فاقے ہو جایا کرتے تھے ایک دفعہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں کھانسی اٹھی۔ انہوں نے اپنی جیب سے رومال نکالا اور بلغم تھوکا اور کہا بخ بخ ابوہریرہ کبھی تو تو فاقوں سے بے ہوش ہو جایا کرتا تھا اور آج تو کسریٰ کے اس رومال میں تھوک رہا ہے جسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے وقت اپنی شان دکھانے کے لئے خاص طور پر اپنے ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا میں آخری زمانے میں مسلمان ہوا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ رسول کریم ﷺ کی باتیں لوگوں نے بہت کچھ سن لی ہیں اور اب میرے لئے بہت تھوڑا زمانہ باقی ہے یہ عہد کر لیا کہ میں رسول کریم ﷺ کے دروازے سے نہیں ہلوں گا۔ سارا دن مسجد ہی میں رہوں گا تاکہ رسول کریم ﷺ جب بھی باہر تشریف لائیں میں آپ کی باتیں سن سکوں۔ کچھ دن تو میرا بھائی روٹی پہنچاتا رہا مگر آخر اس نے روٹی پہنچانی چھوڑ دی اور مجھے فاقے آنے لگے۔ بعض دفعہ سات سات وقت کا فاقہ ہو جاتا تھا۔ اور بھوک کی شدت کی وجہ سے میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی کا دورہ ہو گیا ہے اور عربوں میں یہ رواج تھا کہ جب کسی کو مرگی کا دورہ ہوتا تو اس کے سر پر جوتیاں مارا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ یہ مرگی کا علاج ہے جب میں بے ہوش ہوتا تو میرے سر پر بھی جوتیاں مارنی شروع کر دیتے حالانکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے بے ہوش ہوتا تھا اب کجا وہ حالت اور کجا یہ حالت کہ ایران کا خزانہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور اموال تقسیم ہوئے تو وہ رومال جو شاہ ایران تخت پر بیٹھتے وقت اپنے ہاتھ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ میرے حصہ میں آیا مگر ایران کا بادشاہ تو آرائش کے لئے اس رومال کو اپنے ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ اور میرے نزدیک اس رومال کی صرف اتنی قیمت ہے کہ میں اس میں اپنا بلغم تھوک رہا ہوں۔

(فرمودہ ۱۴/ جون ۱۹۵۱ء)

اپنی اطاعت کی حفاظت کریں یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے۔ یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے کس کی نمائندگی کر رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

چھوٹوں پر رحم -- بڑوں کا ادب

رسول اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہم میں سے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے اس سلسلے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ تحریر کرتے ہیں:-

اس حدیث میں باہمی تعلقات کا ایک لطیف گر بیان کیا گیا ہے دنیا میں اکثر فسادات اور جھگڑے اس لئے ہوتے ہیں کہ بڑے لوگ چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور رحم کا سلوک نہیں کرتے۔ اور چھوٹے لوگ بڑوں کے واجبی احترام سے غافل رہتے ہیں اور اس طرح ایک ناگوار طبقاتی کشمکش کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ (اسلام) نے ایک طرف سرکاری عہدوں اور دولت پیدا کرنے کے ذرائع کے حصول میں سب کے واسطے برابر کے حقوق تسلیم کئے اور دوسری طرف سوسائٹی کے مختلف طبقات میں ایک طرف سے شفقت و رحمت اور دوسری طرف سے ادب و احترام کا مضبوط پل باندھ کر سب کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ جن لوگوں کو زندگی کی جدوجہد میں دوسروں سے آگے نکلنے کا موقعہ میسر آجاتا ہے ان کے لئے حکم ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ جب تک کہ وہ پیچھے ہیں شفقت و رحم کا سلوک کریں اور جو لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ آگے نکل جانے والوں کے ساتھ جب تک کہ وہ آگے ہیں واجبی ادب و احترام سے پیش آئیں اس زریں ہدایت کے ذریعے رسول اکرم ﷺ نے سوسائٹی کے مختلف طبقات کے درمیان ناواجب کشمکش کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے کوئی طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ تکبر میں مبتلا ہو کر اپنے سے نیچے کے لوگوں کو کچل دینے کا متمنی ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص زندگی کی دوڑ میں کسی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے تو وہ حسد میں جل کر آگے نکل جانے والوں کو نیچے گرانے اور تباہ کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے لوگ (اسلام) کی منصفانہ تعلیم سے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترمہ عائشہ محمودہ صاحبہ

عبدالمنان ناہید

غالباً ۱۹۴۰ء کے موسم گرما کی ایک رات تھی۔ امرتسر کے کھڑوہ بگھیاں کوچہ رحمان وائیں میں نویں جماعت کی ایک طالبہ علم نے ایک خواب دیکھا جو صبح اٹھ کر اس نے اپنے والد محمد صدیق میر صاحب کو یوں سنایا "ابا جی! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے سرخ جوڑا پہنا ہوا ہے اور کسی نے میری جھولی میں ایک کتاب رکھ دی ہے۔ جس کی جلد سرخ مخملیں ہے۔ اس پر کتاب کا نام سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔ میں نے اسے کھولا تو وہ شعروں کی کتاب تھی اور اس کے اشعار بھی سنہری حروف میں لکھے تھے"۔ باپ نے بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا "بیٹی بہت مبارک خواب ہے۔ اس کی تعبیر کا انتظار کرو"۔

اور یہ دوسرا واقعہ بھی ۱۹۴۰ء کے موسم گرما ہی کا ہے۔ ۱۱۔ اور ۱۲۔ جولائی کی درمیانی رات سیالکوٹ کے کشمیری محلہ میں اپنے دو منزلہ مکان کی چھت پر سوئے ہوئے ایک نوجوان طالب علم نے ایک خواب دیکھا۔ جو صبح اٹھ کر اس نے اپنے نانا حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت اقدس (جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے پھوپھی زاد اور نسبتی بھائی بھی تھے) کو یوں سنایا "آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک مکان کے وسیع صحن میں کھڑا ہوں۔ خواب میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہندوؤں کا مکان ہے۔ اس کے دالان کی جانب سے ایک نہایت خوبصورت لڑکی نمودار ہوتی ہے۔ جو میری طرف آ رہی ہے اس نے اپنے سر پر دوپٹہ کچھ اس انداز سے لیا ہوا ہے جیسے ابھی ابھی وضو کر کے آ رہی ہو۔ اس کے پیچھے پیچھے چھ سات سال کا ایک بہت خوبصورت لڑکا چلا آ رہا ہے۔ جو خواب میں میں سمجھتا ہوں اس لڑکی کا چھوٹا بھائی ہے۔ مجھے کچھ تعجب بھی ہوتا ہے کہ اس ہندو گھرانہ میں یہ ...... لڑکی کیسے آ گئی۔ وہ میرے قریب آ کر ایک چارپائی پر جس پر کوئی کپڑا بچھا ہوا نہیں بیٹھ جاتی ہے اور مجھ سے باتیں شروع کر دیتی ہے۔ میں اسے کہتا ہوں اس طرح باتیں کرنا مناسب نہیں۔ لوگ اعتراض کریں گے۔ اس نے بلاتوقف جواب دیا کہ کیوں نہ باتیں کریں۔ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی مگر اس خواب کا میری طبیعت پر بہت گہرا اثر ہے" نانا جان نے خواب سن کر فرمایا کہ تمہاری شادی ایک بڑے کنبہ میں ہو گی۔ وہ کنبہ تو احمدی نہیں ہو گا مگر تمہاری بیوی احمدی ہو گی۔ یہ جو اس کا چھوٹا بھائی پیچھے پیچھے آ رہا ہے اس کی تعبیر اپنے وقت پر ظاہر ہو گی۔ باوضو آنا اس کی پاکیزہ فطرت کی دلیل تھی۔ اس نوجوان نے جسے مشق سخن کی بھی عادت تھی۔ ۱۲۔ جولائی ۱۹۴۰ء کو ہی اس خواب کو اپنی ایک نظم میں یوں محفوظ کر لیا۔

ایک خواب

رات اک مہ جبیں کو دیکھا ہے
میں نے کس نازنیں کو دیکھا ہے
اک رخ آتشیں کو دیکھا ہے
حور خلدِ بریں کو دیکھا ہے
میں نے دیکھا ہے اک قمر پارہ
یا فلک کا کوئی حسیں تارا
کوئی جنت کی شاہزادی تھی
روح تنویر ماہ زادی تھی
لے کے بیتابیاں بہاروں کی
شوخیاں لے کے لالہ زاروں کی
بے نقاب آئی بے حجاب آئی
جان رعنائی و دل آرائی
یہ تصور کا انتخاب نہ تھا
میری تخئیل کا شباب نہ تھا
کون تھی یہ قمر جبیں گلفام
ہے ابھی تک جو دل میں محو خرام
دخترِ نورِ عشق کی تنویر
میرے اس خوابِ حسن کی تعبیر

یہ نظم محض ایک ذاتی واردات تھی۔ اشاعت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ۱۲۔ جولائی ۱۹۴۰ء کو اپنی کاپی میں لکھی اور آج وہی تحریر باون سال کے بعد اسے دوسری بار لکھ رہا ہوں۔

پانچ سال بعد ۲۳۔ دسمبر ۱۹۴۵ء کو امرتسر میں خواب دیکھنے والی عائشہ محمودہ کی شادی سیالکوٹ میں خواب دیکھنے والے نوجوان عبدالمنان ناہید سے ہو گئی۔ محمودہ میر کو اس بات کا علم نہ تھا کہ ان کا شوہر شعر کہنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اگرچہ وہ لاہور میں ہونے والے بعض مشاعروں میں بھی حصہ لیتا رہا اور الفضل کے علاوہ کبھی کبھی کسی رسالہ میں اس کی نظمیں شائع بھی ہوتی رہیں۔

محمودہ کے دادا ایک علم دوست متقی اور پرہیزگار عالم باعمل تھے۔ احمدی نہ تھے مگر کسی قسم کا تعصب بھی نہ تھا۔ میری ان سے ملاقات صرف ایک دفعہ شادی سے قبل لاہور میں ہوئی جسکے کچھ عرصہ بعد وہ وفات پا گئے۔ ایک انگریزی فرم سنڈے پیٹرک میں ملازم تھے۔ ایک خوشحال گھرانہ کے سربراہ تھے۔ سارا کنبہ ان کی سرپرستی میں ایک ہی گھر میں رہتا تھا۔ مگر اس بھرے گھر میں صرف دو افراد احمدی تھے۔ ایک ان کا بڑا بیٹا محمد صدیق میر اور اس کی بیٹی عائشہ محمودہ۔ محمودہ کے دو چچا جوانی میں ہی وفات پا گئے۔ ان کی بیویاں اور بچے اب ان کے والد کی کفالت میں تھے۔ سارا خاندان اس طرح شیر و شکر تھا کہ سگے بہن بھائیوں اور چچازاد میں کوئی فرق معلوم نہ ہوتا تھا۔ تقسیم برصغیر کے بعد یہ خاندان لاہور میں مقیم ہوا۔ محمودہ کے دادا سے ایک دفعہ کسی نے یہ سوال کیا کہ آپ کی یہ چھوٹی سی پوتی کس طرح مرزا صاحب قادیانی کی مرید ہو گئی تو آپ نے جواب دیا "شاید اسے وہ بات سمجھ آ گئی ہو جو ہمیں نہیں آئی" کاش اس رواداری کی روح کو وہ بھی سمجھ سکیں جو اختلاف رائے پر کفر اور تنسیخ نکاح کے فتوے جاری کر دیتے ہیں۔

انسانی ہمدردی اور خدمت

مئی ۱۹۵۵ء میں میرا تبادلہ راولپنڈی سے کیمبل پور (اٹک) ہو گیا۔ میں نے مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت کی خدمت میں لکھا کہ سرکاری مکان تو دیر سے ملے گا۔ آپ کسی پرائیویٹ مکان کا بندوبست کر دیں۔ جواب آیا کہ ان کے گھر کے سامنے ان کے بہنوئی آئی۔ اے۔ زبیری ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کا مکان خالی پڑا ہے۔ آپ اس میں آ جائیں۔ دو منزلہ مکان تھا۔ سونے کے لئے ہم نے اوپر کی چھت پر دو چارپائیاں بچھا دیں۔ ایک رات نصف شب کے قریب محمودہ نے مجھے جگایا کہ گلی میں ایک بچہ رو رہا ہے۔ میں نے کہا بچے رویا ہی کرتے ہیں۔ آپ سو جائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر مجھے جگایا کہ بچہ رو رہا ہے۔ میں نے پھر سمجھایا کہ ہم یہاں نو وارد ہیں۔ بچہ کو اس کی ماں خود سنبھال لے گی۔ کہنے لگی آپ کو نہیں معلوم بچہ بھوکا ہے۔ اور پھر دونوں سیڑھیاں اتر کر بڑا دروازہ کھول کر گلی میں چلی گئی۔ دو اڑھائی سال کا بچہ چارپائی پر اپنی ماں کے ساتھ پڑا تھا۔ پوچھا مائی بچہ کیوں رو رہا ہے؟ وہ کہنے لگی بیگم صاحبہ رات کو کھانے کو کچھ نہیں تھا میں نے اسے ایسے ہی سلا دیا اب یہ جاگ اٹھا ہے اور رو رہا ہے۔ محمودہ نے بچہ کو گود میں اٹھایا گھر لائی۔ باورچی خانہ کھولا۔ بچہ کو کھلایا پلایا۔ سیر ہو گیا تو پھر اٹھا کر اس کی ماں کے پاس لٹا آئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمیں سرکاری مکان مل گیا۔ تو ہم اس میں منتقل ہو گئے۔ یہ چھوٹی سی بات تھی۔ محمودہ اسے بھول بھی چکی تھی۔ مگر بعض دفعہ بے لوث خدمت خلق اپنا انمٹ نقش چھوڑ جاتی ہے۔ ڈیڑھ دو سال کے بعد اس ماں نے اس بچہ کے لئے نئے کپڑے بنوائے نئے بوٹ خریدے۔ نہلا دھلا کر ایسے جیسے عید کا دن ہو اسے تیار کر کے محمودہ کے پاس لے آئی۔ "بیگم صاحبہ اسے اپنے پاس نوکر رکھ لیں" محمودہ نے کہا مائی یہ میری نوکری کرے گا یا میں اس کی نوکری کروں گی؟ ابھی چار ساڑھے چار سال کا ہے۔ ذرا بڑا ہو جائے گا تو لے آنا میں رکھ لوں گی۔ میں دفتر سے گھر آیا تو محمودہ نے مجھے بتایا کہ میں نے ماں بیٹے کو رخصت تو کر دیا مگر جب میں باہر صحن کا دروازہ بند کرنے گئی تو میں نے دیکھا کہ دونوں سڑک پر دور تک پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔ مجھے خیال آیا نہ جانے کتنی آس لے کر میرے پاس آئے تھے۔ میں نے ایسے ہی واپس کر دیا اور پھر اشارہ سے واپس بلا لیا۔ میں نے کہا مائی اسے چھوڑ جاؤ میں رکھ لوں گی۔ میں نے دیکھا بچہ کے چہرہ پر معصوم سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ محمودہ نے اس کے لئے نیا بستر بنوایا سردیوں کے لئے ایک نہایت خوبصورت لحاف بنوایا۔ یہ بچہ نو دس سال تک ہمارے گھر میں اس کے زیر تربیت رہا۔ نہائت اچھی اردو بولنے لگا۔ محمودہ نے اسے گھر پر ہی سات آٹھ جماعت تک پڑھا دیا۔ ہمارا تبادلہ راولپنڈی ہوا تو ہمارے ساتھ آ گیا۔ محمودہ نے پروگرام بنایا کہ کسی مقامی سکول میں لے جا کر اس کا ٹسٹ دلواؤں گی نویں میں نہیں تو آٹھویں جماعت میں داخلہ مل جائیگا۔ دو تین سال میں میٹرک کر لے گا تو آپ کوشش کر کے اسے اپنے محکمہ میں کلرک بھرتی کروا دیں۔ مگر دو تین ماہ بعد اس کی والدہ آ گئی کہ بیگم صاحبہ میں اداس ہو گئی ہوں۔ اجازت دیں تو میں اسے لے جاؤں۔ اسے بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانی۔ وہ نو دس سال ہمارے گھر میں رہا۔ سالانہ جلسوں پر ہمارے ساتھ جاتا رہا۔ جماعت کے بزرگوں کا نام ہماری طرح عزت اور احترام سے لیتا مگر کبھی کسی نے اسے احمدی ہو جانے پر مجبور نہیں کیا۔ اس کی والدہ نے واپس لے جا کر اسے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کے ہاں ملازم رکھوا دیا شستہ زبان کے علاوہ وہ نہائت پاکیزہ اور صاف ستھری عادات و اطوار کا مالک تھا۔ ڈی۔ ایس۔ سی سے سیشن جج صاحب نے مانگ لیا۔ وہاں سے ضلع کے افسر اعلیٰ کے ہاں پہنچ گیا۔ جنہوں نے اسے اپنا نائب قاصد رکھ لیا۔ اسے ہمارے گھر سے گئے چھبیس سال ہو گئے۔ چند ماہ ہوئے مجھے ایک دن ڈپٹی کمشنر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی کے دفتر سے فون آیا۔ کہ اٹک میں ایک اکرم ہے کیا آپ اسے جانتے ہیں۔ میں نے کہا جانتا ہوں۔ آپ کے ساتھ اس کے تعلقات کی کیا نوعیت ہے؟ میں نے بتایا وہ بچپن میں نو دس سال ہمارے ہاں رہا ہے اور ہمیں پیارا ہے۔ آپ بات بتائیں۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ وہ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ ہم نے اسے راولپنڈی جنرل ہسپتال میں داخل کروایا ہے مگر وہ اصرار کر رہا ہے کہ مجھے کوثر میڈیکل سنٹر میں عبدالمنان بٹ صاحب کے پاس لے چلو۔ بعد میں معلوم ہوا وہ نیم بیہوشی کے عالم میں ہی بار بار یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے منان بٹ صاحب کے پاس لے چلو میں نے مرنا ہے تو ان کے پاس سکون سے مر جاؤں گا۔ چنانچہ اسے کوثر میڈیکل سنٹر میں منتقل کر دیا گیا۔ میں نے اپنے اندازہ کے مطابق اس کے لئے ایک چھوٹے کمرہ کا انتخاب کیا۔ مگر میرا اندازہ غلط نکلا۔ اس کی عیادت کے لئے آنے والوں کا تانتا لگ گیا۔ نہ صرف اس کے اپنے ضلع کے افسر اور ماتحت اور افسروں کی بیگمات آرہی تھیں بلکہ پنڈی کی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے بعض افسر اور ان کی بیگمات بھی تشریف لا رہی تھیں۔ اپریشن کے کچھ دن بعد اس کے ہوش سنبھلے تو میں نے ایک دن اسے کہا اکرم مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اب ایک وی آئی پی ہو اور بڑے بڑے لوگ تمہاری عیادت کو آئیں گے ورنہ تمہیں کسی بڑے کمرہ میں رکھتا۔ آبدیدہ ہو گیا کہنے لگا صاحب میں جانتا ہوں میں اس عزت کا حقدار نہیں ہوں۔ جب بھی مجھے کبھی عزت ملتی ہے تو میں بیگم صاحبہ کو بہت یاد کرتا ہوں۔ انہوں نے مجھے بات کرنا سکھلایا۔ اور میری تربیت اس رنگ میں کی کہ لوگ مجھ سے احترام سے پیش آتے ہیں۔ میرے بچوں سے پوچھیں میں اکثر ان کو بیگم صاحبہ کی باتیں سناتا رہتا ہوں اور ان سے یہی کہتا ہوں کہ تمہاری اصلی دادی راولپنڈی میں رہتی ہے۔

تعلق باللہ

قلم ایک نازک مقام پر آگیا ہے۔ جو بندہ اور اس کے خدا کے درمیان ایک رازداری کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ اسے یہ نعمت میسر تھی تو تحدیث نعمت کے طور پر ایک دو باتیں بیان کر دیتا ہوں۔ خدا کرے سریر خامہ نوائے سروش تک محدود رہے۔ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں ایک صبح مجھے بتایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ ایک دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں اور گردن تک دھنس گئے ہیں پھر کسی نے آپ کو سر سے پکڑ کر باہر نکال لیا ہے۔ صدقہ دینا چاہئے۔ دوسرے تیسرے روز ہی ہمارا ایک بدبخت ڈرائیور مجھے لوٹنے اور قتل کی نیت سے میری ہی کار میں اغوا کر کے لے گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہی بچا لیا بائیں ہاتھ پر چاقو کے معمولی زخم آئے۔ مارشل لاء کی عدالت نے ڈرائیور اور اس کے ساتھی کو ایک ایک سال قید اور پندرہ پندرہ کوڑوں کی سزا دی۔ یہ ایک الگ کہانی ہے جس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

آخری بیماری ابھی تشخیص کے مراحل میں تھی ایک شام میں گھر آیا تو مجھے بتایا کہ آج مجھے "خیریئے" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ میں نے پوچھا آج کل کیا شغل رہتا ہے تو بتایا آپ کے جانے کے بعد لان کی دیوار کے پاس کھڑی ہو کر پہاڑی کے نیچے جی۔ ٹی۔ روڈ پر رواں دواں ٹریفک کو دیکھتی رہتی ہوں۔ اور ہر گزرنے والی گاڑی اور اس کے مسافروں کی خیر مانگتی ہوں۔ اوپر سے کوئی ہوائی جہاز گذرے تو اس کی اور اس کے مسافروں کی بھی خیر مانگتی ہوں۔ آج جب میں اس کا ذکر کر رہا ہوں تو بار بار خیال آتا ہے کہ میری کوتاہی فکر اور الفاظ کی کم مائیگی نے اسے اتنا طویل کر دیا۔ اس کے خدا نے تو اس کی سیرت کو ایک ہی لفظ میں سمیٹ دیا۔ "خیریئے" وہ واقعی "خیری" تھی۔

بیماری کے آخری ایام میں تیسرے اپریشن کے بعد جب بائیں طرف قریباً مفلوج ہو چکی تھی میں ہسپتال میں ان کے کمرہ میں گیا۔ اداس دیکھ کر میں نے پوچھا محمودہ! کیا بات ہے کیا سوچ رہی ہیں۔ ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر آئی اور کہا آپ کو بھی شائد یاد ہو۔ بچپن میں اکثر گراموفون اور ریڈیو پر ایک گیت کانوں میں سنائی دیتا تھا جس کے بول تھے "سجناں نے بوئے اگے چق تان لئی" یہ مصرعہ بار بار ذہن میں آرہا ہے۔ آج بہت دنوں سے بات چیت کا سلسلہ منقطع ہے۔ کوئی آواز نہیں آتی۔

ہسپتال میں طویل قیام کے دوران ان کی بہنیں باری باری لاہور سے آکر ان کے پاس رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے۔ وفات سے کچھ عرصہ پیشتر ان کی چچازاد (جو خالہ زاد بھی ہیں) بہن تسنیم ان کے پاس تھیں۔ ان کے آنے کے کچھ عرصہ بعد ایک صبح محمودہ کی چھوٹی بہن ثریا ملنے کے لئے آگئیں۔ شام کو جب وہ جانے لگیں تو تسنیم نے اصرار کیا کہ ثریا تم نہ جاؤ۔ میرے پاس ہی ٹھہرو۔ ثریا نے معذرت کی تو تسنیم نے پھر اصرار کیا کہ میں تمہیں ہرگز نہیں جانے دونگی۔ میں سخت خوف زدہ ہوں۔ محمودہ آپا کے پاس رات کو اکیلی نہیں رہ سکتی ثریا کے وجہ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ پرسوں رات سونے سے پیشتر مجھے خیال آیا کہ منان بھائی بھی اتنے اچھے ہیں۔ محمودہ آپا بھی اتنی اچھی ہیں۔ نیک اور عبادت گزار بھی ہیں۔ یہ تکلیف دہ اور لمبی بیماری کیسی ہے۔ ایک بدگمانی سی دل میں گذری اور میں یہ سوچتے سوچتے سو گئی۔ آدھی رات کے وقت مجھے یوں محسوس ہوا کہ کمرہ میں بہت تیز روشنی ہو گئی ہے۔ میں گھبرا کے اٹھی کہ بتی کسی نے جلا دی ہے۔ مگر بتی تو کوئی بھی نہیں جل رہی تھی۔ لیکن محمودہ آپا کی چارپائی پر تیز روشنی کی باریک جھالریں جھلمل جھلمل کر رہی تھیں اور محمودہ آپا کا نہایت خوبصورت چہرہ اس روشنی میں دمک رہا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں کو خوب ملا۔ مگر میں یہ سب کچھ بالکل بیداری میں دیکھ رہی تھی۔ مجھے خیال آیا شاید محمودہ آپا فوت ہو گئی ہیں مگر پاس جا کر غور سے دیکھا تو وہ سانس لے رہی تھیں اور گہری نیند سو رہی تھیں روشنی کی جھالریں بدستور ان پر لہرا رہی تھیں۔ خوف سے میں نے آنکھیں بند کر لیں اور دیوار کی طرف منہ کر کے بستر پر لیٹ گئی۔ نہ جانے مجھے کب اور کیسے نیند آئی۔ کل رات میں نے پھر یہی نظارہ دیکھا اور اسی طرح عین بیداری میں دیکھا۔ یہ بڑا ہی دلفریب ہے مگر اتنا ہولناک بھی ہے کہ میں مزید اس کی تاب نہیں لا سکتی۔ اس کے بہت اصرار پر ثریا اس کے پاس ٹھہرنے پر رضامند ہو گئیں۔ میں تسنیم کے اس متواتر کشف کی تعبیر یا توجیہہ تو نہیں کر سکتا۔ مگر اس کی بدگمانی کا اندازہ کر سکتا ہوں۔ اسے بھی یہ ضرور سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بہن کی طویل علالت کسی غلط عقیدہ کی وجہ سے نہیں تھی۔ احمدیت نے تو اسے تعلق باللہ کی وہ ردائے نور عطا کی تھی جس کی جھلک اس نے بھی دیکھ لی۔ اس لمبے عرصہ میں وہ راضی برضائے الٰہی رہی۔ کبھی کوئی کلمہ اپنے خدا سے شکایت کا زبان پر نہیں آیا۔ بار بار وہ یہی کہتی رہی میرے اللہ! مجھے معاف کر دے۔ وہ اللہ کی بندی ہمیشہ اپنے خدا سے راضی رہی اور وہ نفس مطمئنہ راضیتہ مرضیہ اپنے رب کی طرف لوٹ گیا۔

اب بھی کچھ دوستوں اور بزرگوں کے خطوط آتے ہیں۔ محبت بھرے خطوط۔ ہمدردی کے۔ تسلی کے۔ صبر کی تلقین کے۔ کہتے ہیں آپ کا دکھ آپ کے اشعار سے چھلک پڑتا ہے۔ شائد یہ بات درست ہو۔ ایک بڑی ہی پیاری شخصیت وہ بھی ہے جسے ہم اجتماعی اور انفرادی غموں اور خوشیوں میں اپنے ساتھ شامل کر لیتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے دل کا ظرف کچھ ایسا عطا کیا ہے کہ اپنے غم کو بھول کر ہماری خوشی میں شامل ہو جاتا ہے اور اپنی خوشی کو چھوڑ کر ہمارے غم کی گھڑیوں میں ہمارا غمگسار بن جاتا ہے۔ انسانی نفسیات پر اسے ایک گہری نظر عطا کی گئی ہے۔ حضور نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا "اپنی بیگم کی یاد میں آپ کے سرتاپا درد میں ڈوبے ہوئے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چوٹ ہمیشہ تازہ ہی رہے گی۔ معلوم ہوتا ہے شاعروں کے ناخن زخم کے بھرنے کی رفتار کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں۔ بھلا دوست ایسوں کی غمخواری میں سعی فرمائیں بھی تو کیا فرمائیں۔ آپ کی نظموں کے وسیلہ سے آپ کی بیگم صاحبہ کی لطیف پاکیزہ صفات حسنہ کا جو تعارف ہوا تو بے اختیار دل سے آپ دونوں کے لئے دعائیں نکلیں۔ آسمانی جنت زمین پر اترتی ہے تو ایسے ہی گھروں میں بسیرا کرتی ہے۔" اور پھر اس کی وسعت قلب و نظر میں کیسے کیسے لوگ آئے۔ فرمایا "ہجرو فراق کے موضوع پر اچھے شعراء کا پرتاثیر کلام پڑھ کر بعض دفعہ میں سوچتا ہوں کہ شاعر تو انجمن خیال سجا کر اپنی خلوتوں میں کچھ نہ کچھ جلوتوں کے رنگ بھر ہی لیتے ہیں۔ سادہ لوح صلاحیت سخن سے عاری لوگ بے چارے کیا کرتے ہونگے۔ ان مجبوروں کی تنہائیوں کے خلا کے تصور سے بھی وحشت ہوتی ہے۔ اس ویرانی میں تو لالہ صحراء کا سایہ بھی افق نظر آتا ہوگا"۔ میرے دوست میرے بزرگ "زخم کے بھرنے تلک" میری اس تلخ نوائی کو گوارا کر لیں۔ شعر تو تحت الشعور سے اٹھتا ہے۔ دل کی زمین سے نکلتا ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ دل کا موسم اس پر اثر انداز نہ ہو

لوگ کہتے ہیں ترا شعر نہیں
نفس مضمون کہیں اور خیال اور کہیں
راستہ اور ہے پڑتا ہے قدم اور کہیں
نکتہ ذہن کہیں نوک قلم اور کہیں
اثر انداز کوئی اور ہر اک بات پہ ہے
پر تو تلخئ حالات خیالات پہ ہے
سوچتا ہوں' میں کہوں لوگوں سے کیا' کیسے کہوں
سوچتا ہوں' میں ترا ذکر کروں یا نہ کروں
آدمی زاد ہوں' زخم آئے تو رستا ہے لہو
جب لبالب ہو تو ٹھوکر سے چھلکتا ہے سبو
لفظ میزان میں آتے ہیں تری چاپ کے ساتھ
شعر ڈھلتے چلے آتے ہیں تری چھاپ کے ساتھ
اتنے دیرینہ تعلق کو بھلا دوں کیسے
ذہن سے' دل سے' ترا نقش مٹا دوں کیسے

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

افغانستان اور امن

کہا جاتا ہے کہ افغان مجاہدوں نے روس کے خلاف تو جنگ جیت لی ہے لیکن اپنے خلاف ان کی جنگ جاری ہے۔ گاہے گاہے کابل پر راکٹ بھی برستے ہیں اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں گزشتہ دنوں بتایا گیا تھا کہ ان حملوں کی وجہ سے زخمی ہونے والوں کے لئے ہسپتالوں میں اب کوئی جگہ موجود نہیں ہے۔ اور بے شمار زخمی ایسے ہیں جنہیں کھلے آسمان کے نیچے لٹایا ہوا ہے نہ ان کے لئے ڈاکٹر موجود ہیں اور نہ دوائیں۔ ان حالات میں گاہے گاہے امن کی کوششیں ہوتی تو رہتی ہیں لیکن مستقل طور پر ان میں سے کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ گزشتہ دنوں حزب وحدت اور اتحاد اسلامی نے آپس کی گفت و شنید سے یہ فیصلہ کیا کہ اب امن کی ضرورت ہے اور امن قائم ہو جانا چاہئے۔ یہ اجلاس جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ وزیر اعظم کے دفتر میں منعقد کیا گیا ریڈیو کابل نے اس سلسلے میں بتایا ہے کہ اس کمیشن نے اس بات پر زور دیا کہ جنگ بندی کے لئے اسلحہ کا استعمال بند ہونا چاہئے۔ اور اگر کوئی دھڑا اس کی خلاف ورزی کرے تو اسے اس کی باقاعدہ سزا دی جائے گی۔

ریڈیو نے یہ بھی بتایا ہے کہ کمیشن نے کہا ہے کہ ایک اہم ضرورت اس موقعہ کی یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف پراپیگنڈہ ختم کیا جانا چاہئے۔

اسلحہ کی فروخت

بی-بی- سی کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں اسلحہ فراہم کرنے والے ممالک میں برطانیہ کا دوسرا نمبر ہے۔ اور برطانوی حکومت کا کہنا ہے کہ ساری دنیا میں جو اسلحہ فروخت کیا جا رہا ہے اس کا ۵/۱ برطانیہ مہیا کرتا ہے برطانیہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ گزشتہ سال ۱۵ء ارب سٹرلنگ پاونڈ کا اسلحہ فروخت ہوا اور سال رواں میں امید ہے کہ فروخت ہونے والے اسلحہ کی مقدار اس سے بھی بڑھ جائے گی۔ سب سے پہلا نمبر امریکہ کا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ امریکہ دنیا بھر میں اسلحہ فروخت کرنے کے لئے پہلے نمبر پر ہے لیکن برطانیہ سے سب سے زیادہ اسلحہ خریدنے والے ملکوں میں امریکہ دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد کینیڈا کی باری آتی ہے جہاں تک خلیج کی ریاستوں کا تعلق ہے خاص طور پر سعودی عرب وہ بھی برطانوی اسلحہ کا ایک بہت اہم خریدار ہے۔ جنوب مشرقی ایشیاء میں انڈونیشیا سب سے زیادہ اسلحہ برطانیہ سے خریدتا ہے برطانوی اسلحہ کی ایکسپورٹ ایجنسی کے سربراہ سر نے کہا کہ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۰ء تک برطانیہ اقوام متحدہ کے پانچ افراد میں سے پانچویں نمبر پر تھا جس نے عراق کو اسلحہ فروخت کیا لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہم نے زیادہ ہلاکت پیدا کرنے والا اسلحہ فروخت نہیں کیا۔ عام اسلحہ کے لئے خاصے مقابلے کی فضا تھی اور اب بھی ہے۔ اس میں بعض نئے ممالک بھی شامل ہیں مثلاً انڈونیشیا' ملیشیا' جنوبی کوریا' جاپان یہ وہ ممالک ہیں جنہوں نے اسلحہ سازی کے کارخانے قائم کر لئے ہیں گویا کہ انہیں اسلحہ کی اتنی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ باہر سے بھی خریدتے ہیں اور انہوں نے اب اپنے کارخانے بھی بنا لئے ہیں۔

بوسنیا

بوسنیا کے صدر عالی جاہ عزت بیگووچ نے امن کے حصول کی خاطر اپنی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مسلمانوں کو جو ان کے پاس زمین کا حصہ اس وقت موجود ہے' اس سے زیادہ حصہ مل جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ انہیں کی زمین ہے جو ان سے چھینی گئی ہے اور جس وقت تک انہیں یہ زمین واپس نہیں ملتی وہاں امن کے قیام کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی طور پر جسے تطہیر کا نام دیا جا رہا ہے وہ فوری طور پر ختم ہونی چاہئے اور اسی طرح سارا جیوو کا محاصرہ بھی۔

گویا کہ انہوں نے اپنے اس پیکیج میں تین باتیں پیش کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ بوسنیا کی زمین مسلمانوں کو واپس کی جائے اور دوسرا یہ کہ ان کے قتل عام اور ان کے مجبوراً ترک وطن کو روکا جائے اور تیسری بات یہ کہ بوسنیا کے دارالحکومت سارا جیوو کا محاصرہ ختم کیا جائے۔ یہ باتیں آپ نے تین مختلف مجلسوں میں کہیں یہ وہ مجلسیں تھیں جن کا اہتمام پاکستان نے کیا تھا تاکہ صدر عزت بیگووچ اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار کر سکیں اور دنیا یہ بات جان سکے کہ بوسنیا میں امن کی حقیقی شرائط کیا ہیں۔ اس موقعہ پر عزت بیگووچ غیر وابستہ افراد سیکورٹی کونسل سے ملے یعنی پاکستان مراکش جبوتی کیپ ورڈ سے اور وینزویلا اور ایک غیر رسمی اجلاس میں قومی کونسل کے ۱۵- اراکین سے خطاب کیا اور صرف مختلف ممالک کے اتحاد کی تنظیم اسلامک کانفرنس کے اراکین سے بھی گفت و شنید کی۔ پاکستان کے سفیر جمشید مارکر جو غیر وابستہ کونسل کے اس مہینہ کے لئے کوآرڈینیٹر ہیں اور اس طرح اسلامک کانفرنس اقوام متحدہ اجلاسوں کے چیئرمین بھی نے ان تینوں اجلاسوں کی صدارت کی دراصل ان اجلاسوں کا مقصد یہی تھا کہ دنیا پر یہ بات ظاہر کی جائے کہ پاکستان بھی اسی سکیم کو مناسب سمجھتا ہے جو بوسنیا کے صدر نے ان اجلاسوں میں پیش کی ہے اور جس کے بغیر کسی صورت بھی بوسنیا میں امن نہیں ہو سکتا اگر سیکورٹی کونسل اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو کم از کم اتنا تو ضرور کرے کہ بوسنیا پر اسلحہ کی خرید کے سلسلے میں جو پابندی لگی ہوئی ہے وہ

باقی ص ۷ پر

آصف محمود باسط

ایک بچہ

میں نے یادوں کو نظم تو اکثر کیا ہے لیکن نثر میں کسی کو یاد کرنے کا کام آج پہلی بار کرنے لگا ہوں۔ اور یقین جانیں بہت مشکل لگ رہا ہے ایک وجہ شاید نا تجربہ کاری ہو مگر غالب خیال یہ ہے کہ یہ یاد کچھ ایسی ہے کہ کسی الگ پیرایہ کا تقاضہ کر رہی ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ یاد جس شخص کی ہے اس کے ساتھ میں نے اپنی زندگی کی دو دہائیوں میں سے شاید نصف گھنٹہ بھی نہ گزارا ہو۔ لیکن اب لگ رہا ہے اس کے ساتھ بہت وقت گزارا ہے۔

اہل ربوہ تو خوب واقف ہیں اور بیرون ربوہ بھی دوستوں نے الفضل میں یہ خبر ضرور پڑھ لی ہو گی کہ ماہ جولائی کے وسط میں ربوہ کے سوئمنگ پول میں کھیلتا کودتا ایک بچہ اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ عزیزو قار احمد میرے پھوپھی زاد بھائی کا بیٹا تھا' زندگی کے پونے بارہ سال کراچی میں گزار کر ربوہ میں دو ماہ کا مختصر قیام کیا (اگرچہ ارادہ مستقل قیام کا تھا) اور پھر اپنے امی' ابو' بہنوں' پھوپھیوں' دیگر رشتہ داروں' دوستوں استادوں اور بہت سے مجھ جیسوں کو جو اس کے ساتھ بہت کم رہے' غمگین سوگوار چھوڑ کر اپنے مولا کے پاس چلا گیا۔

وہ بچہ اتنا پیارا اور معصوم تھا اور اس کی موت اس قدر کربناک تھی کہ لگتا ہے ساری عمر ذہنوں پر مسلط رہے گی۔ شاید ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ

نہ گئی تیرے غم کی سرداری
دل میں یوں روز انقلاب آئے
(فیض)

لیکن یہ بات تو کسی عمر رسیدہ غم کی ہے اس وقت تو کسی کے الفاظ میں یہ کہنے کو دل چاہتا ہے کہ

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا
جانے والے' تو ہمیں یاد بہت آئے گا

ان جذباتی اور گویا تمہیدی سطور کے بعد اصل بات کرتے ہیں۔ موسم گرما میں ربوہ کے بہت سے پیارے پیارے معصوم بچے دن بھر کی گرمی سے نڈھال جسم لے کر سوئمنگ پول میں ٹھنڈک اور سکون کے چند لمحوں کی تلاش کے لئے جاتے ہیں۔ میں خود تو کبھی نہیں نہایا لیکن دیکھا ضرور ہے کہ انتظام کرنے والوں نے اپنی سمجھ بوجھ اور شاید عالمی معیار کے مطابق اچھے ہی انتظام کئے ہوں گے لیکن اس بچے کی وفات نے یہ تاثر دیا ہے کہ انتظامات اس سے بھی بہتر ہونے چاہئیں۔ اور شاید اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔

کسی بچے کو پانی میں پہلی دفعہ اتارنا اور اسے کھیل کود کے لئے **آزاد** چھوڑ دینا یقیناً خطرہ سے خالی نہیں۔ ہر سوئمنگ پول کو اپنے نام کی لاج رکھنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ بچے کو پانی سے مانوس کرایا جائے اور اسے تیرنے کے آداب سکھائے جائیں۔ یہاں تو قرب و جوار میں جوہڑ بھی نہیں ہے کہ وہاں بچے نہانا اور تیرنا سیکھ لیا کریں اس لئے میرے خیال میں سوئمنگ پر بچوں کو آغاز میں کسی ماہر سے تیراکی کے چند نکات سکھانے چاہئیں اور تھوڑی سی مشق کروانی چاہئے۔

خدا کرے کہ ہمارا یہ سوئمنگ پول ہر لحاظ سے محفوظ مقام ثابت ہو اور ہم سب۔۔ بچے اور بڑے۔۔۔ اس سے دل کھول کر لطف اندوز ہو سکیں۔

شائد عزیزم وقار احمد کی ناگہانی موت ہماری بہتری کے سامان لائے اور وہ اللہ تعالیٰ کو اس وجہ سے مزید پیارا لگنے لگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۳

کوسوں دور ہیں۔(اسلام) یقیناً طبقات پیدا نہیں کرتا مگر جو وقتی امتیاز افراد کے دماغی قویٰ یا ذاتی جدوجہد کے فرق کی وجہ سے خود بخود طبعی رنگ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ جب تک اسی قسم کے طبعی طریق پر دور نہ ہو (اسلام) اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے حقائق کو نظرانداز بھی نہیں کرتا۔ بلکہ اسے اپنے نوٹس میں لاکر اس کے ناگوار نتائج کو روکنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ مبارک ارشاد انہی تدابیر کا حصہ ہے اور اس کے ساتھ اسلام اس بات پر بھی زور دیتا چلا جاتا ہے کہ اس قسم کے امتیازات محض عارضی ہوا کرتے ہیں اور آج جو طبقہ نیچے ہے کل کو وہ ترقی کر کے اوپر آ سکتا ہے چنانچہ (قرآن کریم) فرماتا ہے کہ سوسائٹی کے کسی طبقے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے طبقہ کو ادنیٰ خیال کر کے اسے تحقیر کی نظر سے دیکھے کیونکہ جو طبقہ نیچے ہے کل کو وہی طبقہ اوپر آکر تحقیر کرنے والوں سے بہتر بن سکتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس حدیث میں جو صغیر اور کبیر کا لفظ آتا ہے اس سے عربی محاورہ کے مطابق ہر قسم کے چھوٹے بڑے مراد ہیں خواہ یہ فرق اثر و رسوخ کے لحاظ سے ہو یا افسری ماتحتی کے لحاظ سے ہو یا دولت کے لحاظ سے ہو یا رشتہ کے لحاظ سے یا عمر کے لحاظ سے ہو بہرحال جس جہت سے بھی فرق ہو گا ہر بڑے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹے کے ساتھ شفقت و محبت کا سلوک کرے اور ہر چھوٹے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے سے بڑے کے ساتھ واجبی ادب و احترام سے پیش آئے۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کے متعلق رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

باقی ص ۶ پر

اٹھالی جائے۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ بوسنیا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور دوسرے لوگوں کے جو اس کے دشمن ہیں کھلے ہاتھ ہیں۔ بوسنیا اپنی حفاظت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے بوسنیا کے لوگ قتل عام کا شکار بھی بن رہے ہیں اور ان میں سے بہت سے لوگ ترک وطن کر کے دوسرے علاقوں میں بھی چلے گئے ہیں۔

بقیہ : ص ۱

ہے۔ اس کا پہلا شمارہ نمونے کے طور پر جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر شائع ہو چکا ہے۔ مستقل بنیادوں پر اخبار کو جاری کرنے کے سلسلہ میں جملہ انتظامات اب تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

احمدی اہل قلم اور شعراء صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے مضامین اور کلام خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں اور اس سلسلہ میں خاکسار سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نیز احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل انٹرنیشنل کے سالانہ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے۔

یورپ= ۲۷ پونڈ

افریقہ، امریکہ، کینیڈا و دیگر ممالک= ۳۶ پونڈ

رشید احمد چوہدری
مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل
۱۶ گریسن ہال روڈ لندن
S.W.18-5-QL

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ آف لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲۔ اگست کو بیٹے سے نوازا ہے جو کہ محترم فضل کریم صاحب آف لاہور کا پوتا ہے اور محترم چوہدری محمد اکرم صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ نومولود بفضل تعالیٰ وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا مورخہ ۴۔ اکتوبر بروز پیر وفات پاگئے ہیں۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) آپ نہایت متقی اور نیک تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری منظور احمد رانجھا صاحب صدر جماعت احمدیہ نصیر پور خورد ضلع سرگودھا کی اہلیہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ مورخہ ۳۔ اکتوبر ۹۳ء بروز ہفتہ انتقال فرما گئی ہیں۔

○ محترم سید تجمل حسین بخاری صاحب سابق کاتب روزنامہ الفضل کی والدہ محترمہ بروز جمعرات یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء کو لکھن وال ضلع گجرات میں وفات پاگئیں۔ بعد جنازہ مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی نادیہ صدف کا نام بدل کر ماریہ صدف رکھ دیا ہے۔ آئندہ سے اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عبدالسلام والد ماریہ صدف
11/14 دارالعلوم غربی (ب) ربوہ

بازیافتہ لائسنس

○ دو عدد اسلحہ لائسنس مختلف جگہوں پر گرے ہوئے ملے ہیں۔ جن صاحبان کے ہوں۔ وہ دفتر صدر عمومی میں مکرم محمد اکبر صاحب سے وصول کرلیں۔

(صدر عمومی)

نمائش

○ دستکاری مرکز ربوہ کی طرف سے تیار کپڑوں کی نمائش ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز پیر "مہمان خانہ مستورات" میں لگائی جائے گی۔ بہنیں تشریف لائیں اور اپنی پسند کی چیزیں خریدیں۔ (صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان)

وکالت تبشیر، تحریک جدید، ربوہ
کا نیا ٹیلی فون نمبر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وکالت تبشیر ربوہ کا نیا ٹیلی فون نمبر (04524) 212326 ہے

ضرورت خادم بیت الحمد

○ جماعت احمدیہ کھاریاں کو ایک مخلص خادم بیت الحمد کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست کلام الٰہی پڑھانا جانتے ہوں تو انکو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ایک ہزار ۱۰۰۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔

رشید الدین امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

الفضل کی قیمت میں اضافہ

اخباری کاغذ کی قیمت و دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے ملکی اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ مجبوراً روزنامہ الفضل کے سالانہ چندہ میں یکم نومبر ۹۳ء سے ۲۰۰ روپے سالانہ اضافہ کیا جارہا ہے۔ نئی قیمتیں درج ذیل ہونگی۔

اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	-/۶۰۰ روپے
ششماہی چندہ	-/۳۰۰ روپے
سہ ماہی چندہ	-/۱۵۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ	-/۱۲۰ روپے
فی پرچہ	-/۲ روپے

بیرون پاکستان

	صرف خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزانہ پیکٹ
۱۔ خلیجی ریاستیں، سعودی عرب، مصر، الجیریا	۱۶ ڈالر	۶۵ ڈالر	۹۰ ڈالر
۲۔ انگلستان، یورپ، افریقہ، جاپان، انڈونیشیا	۲۰ ڈالر	۸۰ ڈالر	۱۱۰ ڈالر
۳۔ کینیڈا، یونائیٹڈ سٹیٹس	۲۵ ڈالر	۱۱۰ ڈالر	۱۲۵ ڈالر
۴۔ جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی	۳۰ ڈالر	۱۱۵ ڈالر	۱۵۵ ڈالر
۵۔ بھارت، نیپال، بھوٹان، سری لنکا	۱۰ ڈالر	۵۰ ڈالر	۶۰ ڈالر
۶۔ بنگلہ دیش، ایران، عراق، اردن، شام، ترکی	۱۰ ڈالر	۴۵ ڈالر	۵۰ ڈالر

(مینیجر الفضل)

طلباء و طالبات کے لئے
سکول شوز
جوگر و دیگر ورائٹی کے ساتھ
نیو کامران شوز گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۶۔اکتوبر۔موسم اعتدال کی طرف مائل ہے۔ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر مملکت مسٹر وسیم سجاد نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ذریعے نگران حکومت نے قوم سے کیا گیا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ انہوں نے انتخابات کے بعد انتقال اقتدار کے ٹائم ٹیبل کا بھی اعلان کیا۔ نئی قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۵۔اکتوبر کو اسلام آباد میں پارلیمنٹ کی بلڈنگ میں طلب کیا جائے گا۔ اس روز نئے منتخب اراکین قومی اسمبلی حلف اٹھائیں گے۔۱۶۔اکتوبر کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے عہدے کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کئے جائیں گے۔ اور ۱۷۔اکتوبر کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے عہدے کا انتخاب ہو گا۔ اس سے اگلے دن ۱۸۔اکتوبر کو وزیر اعظم کے انتخاب کے لئے امیدوار کاغذات نامزدگی داخل کریں گے اور ۱۹۔اکتوبر کو قومی اسمبلی ملک کے نئے وزیر اعظم کا انتخاب کرے گی۔ اور اس طرح سے اقتدار عوامی نمائندوں کو سونپ دیا جائے گا۔ صدر مملکت نے کہا کہ انتخاب کے بعد سیاستدانوں کی ذمہ داری شروع ہو جاتی ہے انہیں انتخابی نتائج کو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہئے۔ انہوں نے مستقبل میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بہتر تعلقات کار پر بھی زور دیا اور کہا کہ ماضی کی تلخیاں اور رنجشیں بھلادی جائیں۔

○ فیصل آباد سے قومی اسمبلی کے پیپلز پارٹی کے امیدوار نذیر احمد (کوہستان والے) رات کو سوئے ہوئے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۵۱ سال تھی۔ ان کے حلقے میں پولنگ نہیں ہو گی۔

○ سابق صدر غلام اسحٰق خان جنرل آصف نواز کیس میں استغاثہ کے گواہ بننے پر راضی ہو گئے ہیں۔ بیگم آصف نواز نے بریگیڈئیر امتیاز اور تین اہم سیاستدانوں کو ملزم نامزد کر دیا ہے۔ اگر بیرون ملک کے تجزیات میں زہر کی موجودگی ثابت ہو گئی تو امید ہے کہ فوجی عدالت یہ مقدمہ سنے گی۔ جس کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر متوقع ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان کے انتخابی نتائج روکنے کا حکم دے دیا ہے۔ عدالت نے یہ حکم ایک درخواست کے بعد دیا ہے۔ جس میں گوہر ایوب کو نادھند قرار دیا گیا ہے۔ عدالت نے الیکشن کمیشن کو ہدایت کی ہے کہ وہ گوہر ایوب کے نادھند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں دس روز کے اندر فیصلہ کردے۔

○ حکومت کی خفیہ ایجنسیوں نے جو اطلاعات دی ہیں ان کے مطابق پیپلز پارٹی کو قومی اسمبلی میں ۱۰۷۔ نشستیں ملیں گی۔ مسلم لیگی تجزیہ نگاروں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ ۹۶۔ نشستیں جیتیں گے۔ وائس آف امریکہ کا دعویٰ ہے کہ کسی پارٹی کو واضح اکثریت نہیں ملے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے ووٹروں کے لئے شناختی کارڈ کی پابندی لازمی قرار دے دی ہے۔ پیپلز پارٹی نے اس پابندی کو چیلنج کرنے کے لئے جو درخواست دی تھی وہ مسترد کر دی گئی ہے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ نے بائیکاٹ کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایم کیو ایم الطاف گروپ کا مطالبہ یہ تھا کہ انتخابات ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیئے جائیں اور ایم کیو ایم حقیقی کے تمام رہنماؤں کو گرفتار کر لیا جائے۔ حکومت نے یہ مطالبے ماننے سے انکار کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کے سینکڑوں کارکن روپوش ہو گئے ہیں۔ ہزاروں کی گرفتاری کا خدشہ ہے۔

○ پاکستان میں انتخابی عمل کا جائزہ لینے کے لئے سارک کے ۴۵ مبصر، یورپی ممالک کے ۴۰، این ڈی آئی کے ۴۰، دولت مشترکہ کے ۳۵، اور ایران کے دو مبصر آئے ہوئے ہیں۔

○ حکومت نے الیکشن کے نتائج بغیر کسی رکاوٹ کے عوام تک پہنچانے کے لئے ٹی وی نشریات کو آپٹک فائبر سسٹم پر منتقل کر دیا ہے تاکہ الیکشن کے دوران کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

○ صدر نے سٹیٹ بنک کو خود مختار ادارہ بنانے کے لئے آرڈیننس جاری کر دیا ہے۔ بنک کے گورنر کے عہدے کی مدت ۵ سال ہو گی اور اسے ایک دفعہ مقرر کرنے کے بعد ہٹایا نہیں جاسکے گا۔

○ وزیر اعظم نے پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کو خود مختار ادارہ بنانے کے لئے ایک آرڈیننس منظوری کے لئے صدر کو بھجوادیا ہے۔

○ صدر یلسن کے مخالف عناصر کی مزاحمت دم توڑ جانے کے بعد اب ماسکو میں سکون ہے۔ سیکیورٹی فورسز نے ملک بھر میں اہم تنصیبات کی حفاظت شروع کر دی ہے۔ پارلیمنٹ کی بلڈنگ پر حملے کے دوران ۱۵۰۔ افراد ہلاک ۶۰۰ زخمی ہو گئے ہیں۔ بارہ سو سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ان کو وزارت داخلہ کی جیل میں رکھا گیا ہے۔ نائبین کے دفاتر کا ریکارڈ قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ بڑے پیمانے پر گولہ بارود اور ہتھیار بھی پارلیمنٹ کی بلڈنگ سے برآمد ہوئے ہیں۔

○ پی ایل او کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر اسحٰق رابن سے ملاقات کے لئے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ دونوں رہنماؤں میں پہلی ملاقات واشنگٹن میں ہوئی تھی۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک مسلسل تیسری بار چھ سال کی مدت کے لئے مصر کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

ملازمت کیلئے موقع

۱۔ایک سیلز مین کم از کم میٹرک پاس۔ عمر ۲۵ تا ۵۰ سال

۲۔ایک گن مین۔ رات کی ڈیوٹی کے لئے۔ اپنی گن ہونی ضروری ہے۔

۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کو انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔

پتہ : واریئر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ

کہکشاں کالونی۔ربوہ۔فون 615

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا

۲۰ گرام ...... ۲۰ روپے

۶۰ گرام ...... ۶۰ روپے

تھوک و پرچون

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

7 CURATIVE SMELLS

سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell
② Emergency Curative Smell
③ Fever Curative Smell
④ Flu Curative Smell
⑤ Heart Curative Smell
⑥ Pains Curative Smell
⑦ Temper Curative Smell

۱۔ ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
۲۔ ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
۳۔ فیور کیوریٹو سمیل
۴۔ فلو کیوریٹو سمیل
۵۔ ہارٹ کیوریٹو سمیل
۶۔ پینز کیوریٹو سمیل
۷۔ ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے ، مکمل پیکنگ 150 روپے

تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔پاکستان

فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606